بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — Regd. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۲ آنہ

25

یوم چہارشنبہ — ۷ ذی القعدہ سنہ ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ — ۸ وفا ۱۳۳۳ ہش — ۸ جولائی سنہ ۱۹۵۴ء — نمبر ۱۶۶

پاکستان اور ترکی کے درمیان عنقریب تجارتی سمجھوتہ ہونے والا ہے

سمجھوتہ کے متعلق بات چیت شروع ہو چکی ہے اور جلد ہی اس پر دستخط ہو جائیں گے

کراچی ۷ رجولائی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان نے باخبر ذرائع کے حوالہ سے خبر دی ہے۔ کہ ترکی اور پاکستان کے درمیان عنقریب تجارتی سمجھوتہ ہونے والا ہے۔ اس کے لئے بات چیت ہو رہی ہے۔ اور اس پر جلد ہی دستخط ہو جائیں گے۔ دونوں ملکوں کے درمیان یہ تیسرا سمجھوتہ ہوگا۔ پہلا ثقافتی سمجھوتہ تھا اور دوسرا باہمی تعاون کا۔ اے پی پی نے باوثوق ذرائع سے یہ خبر بھی دی ہے۔ کہ باہمی تعاون کے معاہدہ کے بعد دونوں ملکوں کے لوگوں کی ایک دوسرے سے دلچسپی بڑھ گئی ہے۔ اور پاکستان سے ترکی جانے والوں کی تعداد دوگنی ہو گئی ہے ترکی جانے کے لئے ویزا لینے والوں میں زیادہ تر تجار ہوتے ہیں۔ جو پاکستانی مال کی ترکی میں کھپت کے ذرائع معلوم کرنے اور تجارتی منڈیاں تلاش کرنے جاتے ہیں۔

۱۶ عرض البلد کو ویٹ نام کی تقسیم کی بنیاد مان لیا گیا

جنیوا ۷ رجولائی۔ جنیوا میں ویٹ نام کے ذرائع نے خبر دی ہے۔ کہ فرانس اور ویٹ منہ کے فوجی ماہروں نے ۱۶ عرض البلد کو ویٹ نام کی تقسیم کی بنیاد مان لیا ہے۔ فوجی ماہروں میں یہ بات بھی طے ہو گئی ہے۔ کہ ہنوئی اور ہائی فونگ کی بندرگاہ پر فرانسیسیوں کا قبضہ رہے گا۔ البتہ دریائے سرخ کے ڈیلٹا کے اندرونی علاقے کے متعلق کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ فوجی ماہروں کی تین ہفتے کی خفیہ بات چیت کے بعد یہ سمجھوتہ ہوا ہے۔ وزراء خارجہ کی توثیق ابھی باقی ہے۔ جو جنیوا پہنچنے والے ہیں۔ ادھر ویٹ نام کے نئے وزیر اعظم نے ان شرطوں پر لڑائی بند کرنے کی سخت مخالفت کی ہے۔ جن کی وجہ سے ویٹ نام کی تقسیم عمل میں آئی۔ انہوں نے ریڈیو سے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ تقسیم کی وجہ سے دونوں فریق اتنے کمزور ہو جائیں گے۔ کہ وہ اپنا اپنا دفاع کرنے کے بھی ناقابل ہوں گے۔

ٹوکیو ۷ رجولائی۔ جاپان کا ایک تجارتی وفد نئے تجارتی معاہدے کی بات چیت کرنے کے لئے عنقریب کراچی پہنچنے والا ہے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی عرب ملکوں کے سفارتی نمائندوں سے ملاقات

واشنگٹن ۷ رجولائی۔ کل واشنگٹن میں وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے آٹھ عرب ملکوں کے سفارتی نمائندوں کے ساتھ غیر رسمی ملاقات کی۔ امریکہ میں پاکستان کے سفیر سید امجد علی نے وزیر خارجہ کے اعزاز میں دعوت دی تھی۔ یہ ملاقات اسی موقعہ پر ہوئی۔

اقتصادی اور معاشرتی کونسل کے اجلاس میں پاکستان کے نمائندے

کراچی ۷ رجولائی۔ اقوام متحدہ کی اقتصادی اور معاشرتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے پاکستانی وفد کے دو اور ممبر جنیوا روانہ ہو گئے ہیں۔ ان میں سے ایک حکومت سندھ کے چیف سکرٹری آر۔ اے محمدی ہیں۔ اور دوسرے مشرقی بنگال کے حفیظ الرحمٰن۔

لاہور ۷ رجولائی۔ پنجاب کے تین سول افسر آئندہ ماہ امریکہ جا رہے ہیں۔ جو وہاں خوراک۔ مالیات اور امور داخلہ کے متعلق تربیت حاصل کریں گے۔

برطانیہ اور پاکستان کی تجارت بڑھ گئی

کراچی ۷ رجولائی۔ اس سال کے پہلے پانچ مہینوں میں برطانیہ اور پاکستان کی تجارت بڑھ گئی ہے۔ گذشتہ سال اسی مدت میں دونوں ملکوں میں جو تجارت ہوئی تھی۔ اس کے مقابلہ میں اس سال پچھتر لاکھ پونڈ کی زیادہ تجارت ہوئی ہے۔ پاکستان سے سب سے زیادہ پٹ سن اور اس کے بعد روئی برطانیہ بھیجی گئی۔ برطانیہ سے زیادہ تر وہ سامان پاکستان آیا جس کی پاکستان کو ترقی کے کاموں میں ضرورت تھی۔ اس سامان میں اکثریت مشینوں کی تھی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

(لاہور ۷ رجولائی بوقت نو بجے شب) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ کی طرف سے حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے:۔

"حضرت میاں صاحب کو رات نیند اچھی آ گئی۔ آج صبح سے طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ نقرس کی تکلیف میں کمی ہے۔ اور دل کی حالت بھی بہتر ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

مشرقی بنگال کے گیارہ شہروں میں راشن بندی ختم کر دی گئی

ڈھاکہ ۷ رجولائی۔ مشرقی بنگال کے پندرہ بڑے بڑے شہروں میں سے گیارہ شہروں میں راشن بندی ختم کر دی گئی ہے۔ کیونکہ صوبہ کی غذائی صورت حال اب بہتر ہو گئی ہے۔ ڈھاکہ۔ نرائن گنج۔ چاٹگام اور سید پور میں فی الحال راشن سسٹم جاری رہیگا۔ لیکن حتیٰ جلدی ممکن ہو سکے گا۔ ان شہروں میں بھی راشن بندی ختم کر دی جائیگی۔

ڈھاکہ اور لندن کے درمیان ریڈیو ٹیلیفون سروس کا افتتاح

ڈھاکہ ۷ رجولائی۔ گورنر مشرقی بنگال میجر جنرل سکندر مرزا نے آج ڈھاکہ اور لندن کے درمیان ریڈیو ٹیلیفون سروس کا افتتاح کیا۔ انہوں نے پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر اصفہانی سے بات چیت کی۔ میجر جنرل سکندر مرزا نے افتتاح کے موقعہ پر کہا۔ کہ یہ سلسلہ مشرقی بنگال کی ترقی کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ فی الحال یہ سروس روزانہ ایک گھنٹہ کے لئے ہوگی۔

ہندوستان نے امریکی امداد قبول کر کے مفید قدم اٹھایا ہے (نہرو)

نئی دہلی ۷ رجولائی۔ ہندوستان کے وزیر اعظم مسٹر نہرو نے کہا ہے۔ کہ ہندوستان نے امریکی امداد قبول کر کے ایک مفید قدم اٹھایا ہے۔ کانگرس کمیٹیوں کے نام ایک مراسلہ میں پنڈت نہرو نے امریکی امداد قبول کرنے کی وجوہات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ہندوستان یہ امداد اس لئے لے رہا ہے۔ کہ اس میں اس کی بے عزتی نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر وہ یہ امداد قبول کرنے سے انکار کر دیتا۔ تو اسے امریکہ کے خلاف کارروائی سمجھا جاتا۔

مصر میں اخوان المسلمین پر سے پابندی ہٹا لی گئی

قاہرہ ۷ رجولائی۔ چھ ماہ ہوئے مصر کی حکومت نے اخوان المسلمین کو خلاف قانون جماعت قرار دے دیا تھا۔ آج انقلابی کونسل نے باضابطہ طور پر اپنا یہ حکم واپس لے لیا۔ پچھلے دنوں جب شاہ سعود مصر آئے تھے۔ تو انہوں نے حکومت مصر اور اخوان المسلمین میں سمجھوتہ کرانے کے لئے اپنا ذاتی اثر و رسوخ استعمال کیا تھا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انتصاف پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نماز کے متعلق ایک استفسار اور اس کا جواب

عن انس بن مالکؓ قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یغفل عن الصلوٰۃ او یرقد عنھا قال یصلیھا اذا ذکرھا۔ (سنن ابی ماجہ)

ترجمہ:۔ حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایسے آدمی کے بارہ میں پوچھا گیا۔ جو نماز ادا کرنا بھول جاتا ہے۔ یا سو جاتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ جب اسے یاد آئے نماز ادا کرے۔

مختلف مقامات پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

لکھیانہ

مورخہ ۳۰/۶/۵۴ کو بوقت ۷½ بجے شام بعد نماز مغرب احمدیہ جامع مسجد لکھیانہ شہر میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ مولوی عبدالرحیم صاحب عارف اور مرزا حسام الدین صاحب لکھنوی مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضور سرور کائنات کی سیرت پاک کے مختلف پہلوؤں پر پُر از معلومات تقاریر فرمائیں۔ جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ ایم۔ ایف جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ۔

ظفروال

۳۰ر جون کو مجلس خدام الاحمدیہ ظفروال کی زیر نگرانی سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر مضمون پڑھے گئے۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ ظفروال)

ڈیرہ غازیخاں

مورخہ ۳۰/۶/۵۴ مسجد احمدیہ میں بوقت ۹ بجے شب جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد سید محمد حسین شاہ صاحب نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر ایک مضمون پڑھا۔ بعد ازاں مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر عالمانہ تقریر کی۔ ان کے بعد ملک عزیز محمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار سے نہایت عمدہ پیرائے میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ غیر احمدی معززین کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ تمام تقاریر نہایت سکون اور اطمینان سے سنی گئیں۔ (سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں)

حیدرآباد سندھ

مورخہ ۳ر جولائی کی شب کو "احمدیہ دارالاصلاح" میں جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ کا جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ مکرم حافظ محمد اسحاق صاحب فاضل اور مبلغ سلسلہ سید احمد علی صاحب سیالکوٹی فاضل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر دلچسپ اور عام فہم رنگ میں تقریریں کیں۔ الحمد للہ۔ دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ (نامہ نگار)

پتہ مطلوب ہے

راجہ عطاء اللہ خاں صاحب سابق سکرٹری مال جماعت احمدیہ مالڑی پور ریاست کشمیر جو ۱۹۵۲ء میں حکیم فتح محمد شاہ صاحب راولپنڈی کے پاس مقیم تھے۔ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو دفتر ہذا کو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

درخواست دعا:۔ میری لڑکی خالدہ پروین بعمر ساڑھے چار سال ٹائیفائڈ بخار سے بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ بشیر احمد ساہی ٹیلیگراف آفس لاہور

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شرف و کمال کا کوئی مقام آنحضرت کی متابعت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے۔ کہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے۔ کہ ادنیٰ درجہ صراطِ مستقیم کا بھی بجز اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ راہِ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسلؐ کے حاصل ہو سکیں۔ کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت و قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ جو کچھ ملتا ہے۔ ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔ غرض ہمارا ان تمام باتوں پر ایمان ہے۔ جو قرآن شریف میں درج ہیں۔ اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خداتعالیٰ کی طرف سے لائے۔" (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۷ مطبوعہ ۱۸۹۲ء)

علاج کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا مجوزہ سفر امریکہ

امسال مجلس مشاورت کے موقعہ پر چوہدری عبداللہ خاں صاحب امیر جماعت کراچی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے پیش نظر جو عرصہ دراز سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ نمائندگان مجلس کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ حضور کی خدمت میں امریکہ تشریف لے جانے اور وہاں اپنا علاج کروانے کی درخواست پیش کی جائے۔ نیز کہ اس غرض کے لئے ضروری فنڈ جمع کیا جائے۔ حضور کے ساتھ جانے والے عملہ کا خرچ (جو پرائیویٹ سکرٹری۔ ڈاکٹر و دیگر خدام پر مشتمل ہوگا) کا اندازہ ۷۵۰۰۰ روپے کیا گیا۔

نمائندگان نے اس نیک تجویز کا ایمان افروز جوش کے ساتھ خیر مقدم کرتے ہوئے حضور کے خدام کے اخراجات سفر کے لئے اسی وقت والہانہ انداز میں نقد رقمیں پیش کیں۔ اور بعض دوستوں نے وعدے لکھوائے۔ جن کی میزان ۵۶۹۰۵ تک پہنچ گئی۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس غرض کے لئے مرکزی خزانہ میں "سفر امریکہ" کے نام سے مد کھولی گئی ہے۔ اس مد کا روپیہ افسر امانت صدر انجمن احمدیہ کے نام پر بھیجتے وقت "سفر امریکہ" کی تخصیص کی جائے۔ اور وعدے ناظر بیت المال کے نام پر بھیجے جائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

جماعتوں کے بجٹ کی تشخیص

نظارت بیت المال نہایت افسوس سے اعلان کرتی ہے۔ کہ اکثر جماعتوں نے باوجود الفضل میں بار بار اعلانوں کے بجٹ چندہ عام و حصہ آمد اور تحریک خاص مقررہ میعاد ۳۰ر جون تک ارسال نہیں کئے۔ اس لئے مجبوراً اس میعاد کی توسیع ۳۱ر جولائی تک کی جاتی ہے۔

انسپکٹران بیت المال کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقوں کے بجٹ معہ بجٹ تحریک خاص غایت درجہ ۱۵ر اگست تک ارسال کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۸ رفاہ ۱۳۳۲ہش

اخلاق فاضلہ

26

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک پرانا خطبہ کل کے الفضل میں ناظرین کرام کی نظر سے گزرا ہوگا۔ جس میں حضور نے اخلاق فاضلہ کی اہمیت پر اپنے اچھوتے انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ حضور نے بتایا ہے کہ عام طور پر دوسرے مذاہب کے لوگوں پر جس چیز کا پہلا اثر پڑتا ہے۔ وہ ہمارے دین کی دینیت یا وہ عبادات نہیں۔ جن کی اسلام نے ہمیں بجا لانے کے لئے ہدایت فرمائی ہے۔ ہم کو خواہ قرآن و حدیث کے مطالب پر اور ان کے نکات پر کتنا ہی عبور کیوں نہ ہو۔ ہم خواہ ظاہری عبادات اسلامی کے کتنے ہی پابند ہوں غیر مذاہب کے لئے یہ اس وقت تک کوئی معنے نہیں رکھتے جب تک وہ اللہ تعالےٰ اس کے کلام اور اس کے رسول پر ایمان نہ لے آئیں۔ اس وقت تک ان کے لئے یہ تمام باتیں اور اعمال بے معنے ہیں۔ وہ ان کی افادیت اور ان کے حسن سے بالکل متاثر نہیں ہوتے۔ کیونکہ جب تک وہ ان چیزوں پر ایمان نہ لائیں۔ ان کی خوبیاں ان پر ظاہر نہیں ہوسکتیں۔ یہ گویا ایک ایسا مکان ہے۔ جس کے دروازے ان کے لئے بند ہیں۔ خواہ وہ مکان ہمارے لئے کتنا ہی دلچسپ آرام دہ کیوں نہ ہو۔ جب تک کوئی اس میں داخل نہ ہو۔ جب تک کسی کے پاس وسیلہ نہ ہو۔ جس سے وہ اس مکان کے اندرون کی کیفیات کو محسوس کرے اس کے لئے وہ مکان کوئی خوبی نہیں رکھتا۔

البتہ بعض ایسی باتیں ہیں جن کو دوسرے بھی ہماری ہی طرح محسوس کرتے ہیں۔ یہ گویا ایک ایسی وادی ہے۔ جس میں دوسرے بھی ہماری طرح داخل ہیں۔ جہاں کے حسن و جمال کو وہ بھی اپنے حواس سے اسی طرح محسوس کرتے ہیں۔ جس طرح ہم کیونکہ یہ وادی انسانی فطرت کی وادی ہے۔ جہاں سب انسان یکساں ہیں خواہ ان کا دین الگ ہی کیوں نہ ہو۔ یہ وادی "اخلاق فاضلہ" کی وادی ہے۔ کوئی ہندو ہو عیسائی ہو جینی ہو بدھ ہو۔ زرتشتی ہو یہاں تک کہ کوئی ملحد اور منکر خدا ہی کیوں نہ ہو۔ دہریہ ہی کیوں نہ ہو۔ وہ بھی اخلاق فاضلہ کے اثر کو قبول کرتا ہے۔ اور ان سے متاثر ہوتا ہے۔

عدل و انصاف رحم و ہمدردی۔ صدق و صفا وغیرہ ایسے اخلاق ہیں جن کو ہر کوئی پسند کرتا ہے۔ ایک بے دین سے بے دین آدمی بھی اگر ان اوصاف سے متصف ہو۔ تو کوئی نہیں جو اس کی ان خوبیوں کی وجہ سے اس کو اچھا نہ سمجھے مگر ایک متدین سے متدین آدمی اگر ان اخلاق سے مبرا ہے۔ تو اس کی دینداری بجائے دوسروں پر اچھا اثر ڈالنے کے برا اثر ڈالتی ہے۔ کیونکہ لوگ ایسے آدمی کو غیر متدین عاری از اخلاق آدمی سے بھی بدتر خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ اس کی نمازوں اس کے روزوں اس کے حج کا کیا فائدہ اگر وہ لوگوں سے عدل و انصاف رحم و ہمدردی اور صداقت پسندی کا سلوک نہیں کرتا؟

اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ عبادات شرعیہ نعوذ باللہ بے فائدہ ہیں۔ نہیں حقیقت یہ ہے کہ عبادات شرعیہ کا نتیجہ اگر اخلاق فاضلہ پیدا کرنے میں نہیں نکلتا تو یہ ہمارا ذاتی قصور ہے۔ ورنہ عبادات شرعیہ اللہ تعالےٰ نے اسی لئے مقرر کی ہیں۔ کہ ہم اخلاق فاضلہ میں ترقی کرنے کے لئے مشق کریں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے نماز کے متعلق فرمایا ہے۔ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر یعنے نماز ہمیں برائیوں اور بدیوں سے پاک و صاف کرتی ہے۔ اور ہمیں اخلاق فاضلہ پیدا کرنے اور ان کو ترقی دینے کی راہ پر گامزن کرتی ہے۔

جس طرح اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایسی نماز کی کوئی قدر نہیں جو تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر نہیں کرتی۔ اسی طرح ہندوؤں کے نزدیک بھی اس کی کوئی وقعت نہیں۔ کیونکہ ہندوؤں کے نزدیک ہماری نماز کی خوبیاں ہمارے اخلاق سے ہی ظاہر ہوسکتی ہیں۔ اگر ہم نماز سے صحیح فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور اخلاق فاضلہ میں ترقی کرتے ہیں۔ تو ان کا حسن ہمارے اعمال کے آئینہ میں ہی جھلک سکتا ہے۔ جس کو دوسرے ہمارے سلوک سے ہی محسوس کر سکتے ہیں۔

دوسرے لفظوں میں ایک صحیح نماز پڑھنے والا انسان دوسروں سے بے انصافی کر ہی نہیں سکتا۔ دوسروں پر ظلم کر ہی نہیں سکتا۔ جھوٹ بول ہی نہیں سکتا۔ اور نہ کسی اور معروف میں کوتاہی کر سکتا ہے۔ اگر ہم ایسا مقام حاصل نہیں کرتے۔ تو جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے اللہ تعالےٰ کے نزدیک تو ہماری نمازیں ضائع ہوئی تھیں۔ ہندوؤں کے نزدیک بھی نہ صرف ضائع ہی گئیں بلکہ ہم غیر مسلموں کو اسلام اور اس کی عبادات سے بدظن کرنے کا باعث بھی بنے۔

اس ضمن میں ہمیں ایک واقعہ یاد آتا ہے۔ ایک مسلمان ایک ہندو کے پاس جو بزازی کا کام کرتا تھا ملازم تھا۔ وہ بڑا نمازی اور بظاہر پرہیزگار تھا۔ ایک دن ہندو دکاندار نے اس کو کچھ کپڑا چراتے اور بغل میں چھپاتے ہوئے پکڑ لیا۔ اور سرزنش کے طور پر کہنے لگا۔ "کیا مسلمانوں کی نماز یہی سکھاتی ہے؟"

دیکھیے ایک ذرا سے لالچ کے لئے دین پر بھی حملہ کر دالیا۔ اگر یہ شخص نماز کی حقیقت کو سمجھتا تو کبھی چوری جیسے شنیع فعل کا مرتکب نہ ہوتا۔ اور اپنے فعل سے نہ صرف اپنے تئیں بچاتا بلکہ اپنے دین کو بھی بدنام کرنے کا باعث نہ بنتا۔

اگر ہمارے اخلاق اچھے نہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا ایمان بھی درست نہیں۔ اگر ہمارا ایمان درست ہوتا تو ناممکن ہے ہمارے اخلاق بھی درست نہ ہوتے۔ اس لئے جب خود ہمارا ایمان درست نہیں تو ہم دوسروں کو ایمان کی کیا دعوت دے سکتے ہیں دوسرے تو ہمارے کردار کو دیکھیں گے۔ اور اس سے ہمارے ایمان کا اندازہ لگائیں گے۔ اس سے ہمارے دین کی خوبیوں کو جانچیں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم جو باری تعالےٰ کی توحید اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا جھنڈا زمین کے تمام کناروں پر بلند کرنے کے لئے کھڑے ہونے کے دعویدار ہیں چاہیئے کہ ہم میں سے ہر ایک خود اپنے آپ کو اخلاق فاضلہ کے اسلحہ سے لیس کرے۔ عدل و انصاف رحم و ہمدردی۔ صدق و صفا الغرض تمام ان اوصاف سے اپنے آپ کو مزین کرے۔ جو اخلاق فاضلہ کے اجزا ہیں۔ اور اس طرح مسلح ہوکر میدان جہاد میں نکلے۔ تاکہ لوگ ہمارے دلائل کو ہمارے اعمال کے پیمانے سے جانچیں۔ اور ہمارے دین کی خوبیوں سے متاثر ہوں۔

اسی طرح اور صرف اسی طرح ہم فتح پاسکتے ہیں۔ اور الٰہی نصرت کو کھینچ سکتے ہیں

اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی خوبی یہی بیان فرمائی ہے کہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں۔ پھر آپ کو علی خلق عظیم بھی فرمایا ہے۔ اس سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ اخلاق فاضلہ کا اللہ تعالےٰ کے نزدیک کیا مرتبہ ہے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر پہلی بار وحی نازل ہوئی اور آپ نے گھر آکر اپنی رفیقۂ حیات حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے اس کا ذکر فرمایا۔ تو انہوں نے حضور کی تسلی کے لئے جو الفاظ فرمائے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق فاضلہ کے آئینہ دار ہیں۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا:

"کلا واللہ ما یخزیک اللہ ابداً انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق

(بخاری باب بدء الوحی)

خدا کی قسم یہ کلام خدا تعالےٰ نے اس لئے آپ پر نازل نہیں کیا۔ کہ آپ ناکام اور نامراد ہوں اور خدا آپ کا ساتھ چھوڑ دے خدا تعالےٰ ایسا کب کرسکتا ہے۔ آپ تو وہ ہیں کہ آپ رشتہ داروں سے نیک سلوک کرتے ہیں۔ اور بے کس اور بے مددگار لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ وہ اخلاق جو ملک سے مٹ چکے تھے وہ آپ کی ذات کے ذریعہ سے دوبارہ قائم ہو رہے ہیں۔ مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں۔ اور سچی مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ کیا ایسے انسان کو خدا تعالےٰ ابتلاء میں ڈال سکتا ہے؟"

(دیباچہ قرآن کریم ص ۱۱۳-۱۱۴)

اس سے اندازہ فرمایئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن اخلاق کا آپ کی بیوی پر کتنا اثر تھا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ ہی کو سب سے بڑی دلیل کے طور پر پیش کیا۔ کہ اللہ تعالےٰ ایسے انسان کو ضائع نہیں کرے گا۔ جس کا خلق اتنا بلند اتنا عظیم ہے۔ جو اخلاق فاضلہ کا مجسمہ ہے۔ جو اسوۂ حسنہ ہے سب دنیا کے لئے سب آنے والی نسلوں کے لئے۔ اس لئے سوچنا چاہیئے کہ

ہم جو اس کا نام بلند کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ بغیر اخلاق فاضلہ کے ایسا کس طرح کرسکتے ہیں؟

گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) میں جنرل الیکشن

از مکرم قریشی محمد افضل صاحب قائمقام مبلغ انچارج گولڈ کوسٹ

الیکشن سے کئی ماہ پیشتر ہی سے سارے ملک میں ایک شور برپا تھا۔ سب پارٹیاں اپنے اپنے حق میں پروپیگنڈا میں مشغول تھیں۔ لیڈر کبھی نہ پورے ہونے والے وعدوں سے لوگوں کے قلوب کو لبھا رہے تھے۔ ملک کی غیر معمولی ترقی کی امیدیں دلائی جا رہی تھیں۔ اخبارات اپنے اپنے رنگ میں مضامین شائع کر رہے تھے۔ غرضیکہ ایک ہیجان تھا ایک غیر معمولی زندگی تھی۔ جو چاروں طرف دکھائی دیتی تھی (کنونشن پیپلز پارٹی)

سابقہ برسراقتدار پارٹی C.P.P. کے لیڈر اور وزیر اعظم ڈاکٹر کوامی کرومانے اپنی پارٹی کی طرف سے نمائندے سارے کی ساری ۱۰۴ سیٹوں کے لیے کھڑے کئے۔ اور فخریہ طور پر اعلان کیا کہ وہ سب کی سب سیٹیں جیت لیں گے۔ اور بظاہر حالات ملک کی رائے عامہ اس کے حق میں نظر آ رہی تھی۔ کیونکہ ڈاکٹر کوامی کرومانے ملک کے عوام میں ایسی مقبولیت حاصل کی ہوئی ہے۔ کہ سارے کے سارے ٹیکسی ڈرائیور۔ بس اور لاری ڈرائیور۔ مزدور طبقہ۔ عوام کسان اور مچھیرے درمیانہ درجہ کے ملازمین وغیرہ وغیرہ اس کے حق میں ہیں۔ اگرچہ ملک کے اعلیٰ تعلیم یافتہ وکلا ڈاکٹر صاحبان G.C.P. (غانا کانگریس پارٹی) کے حق میں ہیں:

الیکشن سے کچھ ہی پیشتر M.A.P. (مسلم ایسوسی ایشن پارٹی) نے بھی اپنی سرگرمیاں تیز تر کر دیں اور تھوڑے ہی عرصہ میں ایسی ترقی حاصل کر لی کہ ملک کی دوسری بڑی سیاسی پارٹی شمار ہونے لگی صرف دو ماہ پیشتر شمالی صوبہ جات میں M.P.P. (ناردرن پیپلز پارٹی) نے جنم لیا اور تھوڑے سے عرصہ میں اس علاقہ کی اکثریت کو حاصل کر لیا۔ غرضیکہ اس دفعہ یکایک کئی پارٹیاں منصۂ ظہور میں آ گئیں۔ اور سب نے اپنے اپنے حلقہ میں اثر و رسوخ قائم کر لیا۔

پروگرام کے مطابق ۱۵ جون ۱۹۵۴ء کو صبح آٹھ بجے ووٹنگ شروع ہوئی۔ اور شام کے چھ بجے تک جاری رہی۔ اس غرض کے لیے ملک بھر کے سکول۔ کونسل ہال اور بعض سرکاری عمارتیں حاصل کی گئی تھیں۔ اور انتظام کے لیے سکولوں کے اساتذہ اور دیگر سرکاری ملازمین کی خدمات حاصل کی گئیں بالعموم خیال کیا جاتا تھا کہ اس موقعہ پر ملک میں کئی مقامات پر فسادات ہوں گے۔ اس لیے بطور حفظ ماتقدم کے پولیس کے انتظامات اعلیٰ پیمانہ پر تھے۔ چنانچہ طور پر کالج کے طلبا کو پولیس میں بھرتی کیا گیا لیکن اللہ تعالیٰ کا خاص فضل رہا کہ سارے ملک میں کسی جگہ بھی کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پولیس کے انتظامات اس ملک میں نسبتاً اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ ہر کس و ناکس نہایت آسانی سے پولیس کے پاس چلا جاتا ہے۔ ملک میں پولیس کا رعب قائم ہے۔ ایسے ہی مجسٹریٹ اور جج صاحبان مجرمین کو سخت سزائیں دیتے ہیں تاکہ دوسروں کے لیے عبرت ہو۔

گورنمنٹ کے اعلان کے مطابق ۱۵ جون کی شام کو آٹھ بجے سے نتائج کا اعلان شروع ہونا تھا۔ لیکن بارشوں کا موسم ہونے کی وجہ سے بعض دور دراز کے حلقوں میں مناسب سلسلہ رسل و رسائل نہ ہونے کی وجہ سے نتائج کے اعلان میں کئی دن کی تاخیر ہو گئی۔ اور ابھی کل ہی پورے نتائج شائع ہوئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

پارٹی	سیٹیں
C.P.P. (کنونشن پیپلز پارٹی)	۷۱
آزاد نمائندگان	۱۶
N.P.P. (ناردرن پیپلز پارٹی)	۱۲
ٹوگولینڈ کانگریس	۲
M.A.P. (مسلم ایسوسی ایشن پارٹی)	۱
G.C.P. (غانا کانگریس پارٹی)	۱
اینلو یوتھ پارٹی	۱
میزان	۱۰۴

جیسا کہ ظاہر ہے موجودہ برسراقتدار جو C.P.P. کو بھاری اکثریت حاصل ہوئی۔ اگرچہ حزب مخالف بھی ۳۲ ممبروں کی مضبوط جماعت پر مشتمل ہے۔

گولڈ کوسٹ کے گورنر سر کلارک نے ڈاکٹر کوامی کروما کو جو کنونشن پیپلز پارٹی کے لیڈر اور سابقہ وزیر اعظم ہیں دوبارہ حکومت بنانے کی دعوت دی۔ جو اس نے قبول کر لی ہے۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر وزرا کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اس دفعہ گولڈ کوسٹ کی حکومت میں دس وزرا ہوں گے۔

اس الیکشن کی بعض دیگر تفصیلات جو مقامی پریس میں شائع ہوئی ہیں ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوں گی۔

اس دفعہ اسمبلی میں کل ۱۰۴ سیٹیں ہوں گی ان میں دو حلقوں میں بلا مقابلہ انتخاب ہو گیا۔ کیونکہ C.P.P. کے مقابلہ میں کسی پارٹی نے بھی اپنے نمائندے نامزد نہ کئے تھے۔ ان دو حلقوں کو چھوڑ کر باقی حلقوں میں کل ۱۱,۹۶,۵۱۳ ووٹر تھے۔ ان میں سے صرف ۷,۱۶,۵۰۹ لوگوں نے ووٹ ڈالے۔ یعنے ۵۹ فیصدی لوگوں نے اپنے حقوق کو استعمال کیا

بڑے بڑے شہروں میں C.P.P. نے ۵۵,۸۰۲,۷۲ ووٹ حاصل کر کے آٹھ سیٹیں حاصل کیں۔ ان کے مقابل دوسری پارٹیوں نے ۱۸,۳۱۰ گو ووٹ حاصل کئے۔ لیکن کوئی سیٹ بھی نہ جیت سکے۔

ٹوگولینڈ کے علاقہ میں C.P.P. نے ۴۶,۴۴۷ ووٹ حاصل کر کے آٹھ سیٹیں حاصل کیں۔ دوسری پارٹیوں نے ۳۶,۸۷۰ ووٹ لے کر بھی صرف پانچ سیٹیں جیتیں۔

کالونی کے علاقہ میں C.P.P. نے ۳۳۵,۲۶۱ ووٹوں سے ۳۳ سیٹیں لیں۔ اور حزب مخالف نے ۲۲,۴۳۷۳ ووٹ سے صرف چھ سیٹیں حاصل کیں۔

اسی طرح اشانٹی کے علاقہ میں C.P.P. نے ۷۹,۴۸۰ ووٹوں سے ۱۶ سیٹیں لیں۔ ان کے مقابلہ میں دوسری پارٹیوں نے ۶۱,۹۵۶ ووٹوں سے صرف تین سیٹیں حاصل کیں۔

شمالی صوبہ جات میں C.P.P. نے ۶۷,۹۰۰ ووٹ سے سات سیٹیں لیں ان کے مقابلہ پر دوسری پارٹیوں نے ۱۲۵,۰۴۳ ووٹ سے ۱۹ سیٹیں جیتیں۔

اس حساب سے C.P.P. نے کل ۳,۹۱,۷۱۷ ووٹ حاصل کئے۔ اور ان کے مقابل پر تمام پارٹیوں نے مجموعی طور پر کل ۳,۲۳,۷۹۲ ووٹ حاصل کئے۔ اگر چہ ووٹوں کی تعداد میں فرق صرف تقریباً ۲۲ فیصدی کا ہے۔ لیکن سیٹیں حاصل کرنے میں نمایاں فرق ہے۔ یعنی ایک کے مقابلہ میں دو سے بھی زیادہ کا فرق ہے۔ ایک اور حساب سے C.P.P. کے ہر کامیاب ممبر کو اوسطاً ۵,۵۸۸ ووٹ حاصل ہوئے اور ان کے مقابل پر دوسری پارٹیوں کے کامیاب ممبروں کو فی ممبر ۹,۹۴۷ ووٹ حاصل ہوئے؛

اس ملک میں فتح کے موقعہ پر سفید لباس پہن کر بازاروں سڑکوں پر مظاہرے اور ناچ کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر کامیاب ممبروں کی پارٹیوں نے نہایت شان و شوکت سے سفید لباس پہن کر خوشی کے مظاہرے کئے۔ نہ صرف یہ کہ لباس ہی سفید پہنے گئے۔ بلکہ عورتوں اور بچوں نے سفید پوڈر کے بے پناہ لیپ لگا کر اپنے ممبروں کو اپنے لباس کے مطابق بنایا۔ اس موقعہ پر بلا مبالغہ کئی من سفید پوڈر ملک بھر میں استعمال ہوا ہوگا

نہایت خوشی کا مقام ہے کہ اس دفعہ ملک کے الیکشن میں مسلمانان گولڈ کوسٹ نے غیر معمولی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ اور کامیاب مسلم نمائندگان پہلے کی نسبت تعداد میں زیادہ ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ نئی بننے والی حکومت پہلے کی طرح مسلمانوں کے حقوق پامال نہ کر سکے گی۔ بلکہ مساوی طور پر ملک کی آمد کو تمام صوبوں میں تعلیم طبی امداد اور سڑکوں کی تعمیر پر خرچ کرے گی۔ اور شمالی صوبہ جات میں جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں۔ ان کی توجہ کا مرکز بنیں گے۔ انہیں بھی پانی روشنی۔ تعلیم ہسپتال [illegible]

مسجد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

اندازہ خرچ تیرہ ہزار کے قریب۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کا گھر اخلاص ہمت سے بناتا ہے۔ اس کے لئے بڑی بشارتیں ہیں۔ اشد ضرورت ہے۔ احباب اور بہنیں توجہ فرمائیں

(ناظر تعلیم و تربیت۔ ربوہ)

جامعہ احمدیہ احمد نگر ربوہ

میٹرک پاس داخل کئے جاتے ہیں۔ چار سالہ کورس۔ مولوی فاضل پاس کرایا جاتا ہے۔ مستحقین کو وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔ دین کے خالصتہً للہ زندگی وقف کرنے والوں کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا موقعہ ہو سکتا ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

درخواست ہائے دعا

میرا چچا مکرم محمد رمضان صاحب ساکن چک ۵۵ گ ب ضلع لائل پور ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار محمد طفیل کلرک دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ (۲) میری بیوی بیمار ہے۔ اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد شفیع بنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ (۳) میرے والد مکرم عبدالحق صاحب کلرک دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ تقریباً ۲½ سال سے متواتر بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عبدالرشید وزیر آباد

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا مرکز!

نشأۃ ثانیہ قرآن مجید کے ذریعہ سے ہوگی!!

27

قرآن مجید کا پیغام عالمگیر ہے، تمام قوموں اور زمانوں پر حاوی ہے۔ بنی نوع انسان کی سعادت کے لئے اس پیغام کا ہر ہر انسان تک پہنچنا ضروری ہے تا انسان اس پیغام کی روشنی میں اپنے اور اپنے خدا کے تعلق کا جائزہ لے سکیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی رہنمائی میں اپنی قوتوں کو اُجاگر کر سکیں۔ اور اپنے مقصدِ حیات کی تکمیل کر سکیں۔

انسانوں کا ایک بڑا طبقہ قرآن مجید سے سراسر غافل ہے۔ ابھی تک چودہ صدیاں گذر جانے کے باوجود ان تک اللہ تعالیٰ کا یہ کلام صحیح طور پر نہیں پہنچ سکا۔ پھر قرآن مجید کو ماننے کا ادعا کرنے والوں کی اکثریت بھی قرآنی تعلیمات اور حقائق سے ناآشنا ہے۔ مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد محض رسمی طور پر مسلمان ہے۔ انہوں نے محض تبرک کے لئے قرآن مجید کے نسخے اپنے طاقچوں میں رکھے ہوئے ہیں۔ کبھی کبھار چند آیات کا پڑھ لینا بڑا کارنامہ سمجھا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید عملی طور پر مسلمانوں کی زندگی کا حصہ نہیں ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آیتِ قرآنی وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا حرف بحرف مسلمانوں پر منطبق ہو رہی ہے۔ آج رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحِ پاک بارگاہِ ربّ العزت میں فریاد کر رہی ہے کہ مسلمانوں نے قرآن مجید کو پس پشت پھینک دیا ہے اور انہوں نے اس چشمۂ آبِ حیات سے روگردانی اختیار کر لی ہے۔ خود پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا:-

ان اللہ یرفع بھٰذا الکتاب

اقواماً و یضع بہ آخرین

کہ اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعہ سے بہت سی قوموں کو عزت و رفعت عطا کرے گا اور بہت سی قوموں کو نافرمانی کے باعث ذلت نصیب ہوگی۔

آج مسلمانوں کی دنیا قرآنی آفتاب کے بغیر ظلمتکدہ بن رہی ہے۔ ان کا مستقبل تیرہ و تاریک ہو رہا ہے۔ وہ دنیا کی قوموں کے درمیان ذلت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ روز بروز ان پر نکبت و ادبار کی گھٹائیں چھا رہی ہیں۔ ان تمام مصائب کا علاج اور ان تمام بیماریوں کا مداوا صرف یہ ہے کہ مسلمان قرآن مجید کو اپنائیں، خدا کی اس پاک کتاب کو وہ مقام دیں جس کی یہ مستحق ہے۔ اسے پڑھیں، اسے پڑھائیں اور اس کی مقدس تعلیم سے اپنے سینوں کو منور کریں اور اس کی ہدایات کی پابندی کر کے اپنے اخلاق اور کردار کو درست کریں۔ قرآن مجید اور حدیث نبویؐ کی روشنی میں مسلمانوں کی ابتر حالت کا صرف یہی ایک علاج ہے۔ نیز دوسری سسکتی دنیا کی زندگی بھی اسی زندگی بخش جام سے وابستہ ہے

ان حالات میں ان لوگوں کا فرض اتنا اہم اور نازک ہو جاتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی اس امانت کے حامل ہیں۔ جنہیں خداوند تعالیٰ نے یہ سعادت بخشی ہے کہ وہ قرآن مجید پر ایمان لائے اور انہیں اس کی معرفت حاصل ہوئی۔ وہ خود اس پاک کتاب کے ذریعہ سے زندہ ہو گئے۔ اب ان کا فرض ہے۔ کہ انسانوں کے ہر ہر فرد تک اس آبِ حیات کو پہنچائیں اور اپنے مقدور کے مطابق تشنہ روحوں کے لئے تسکین کا سامان فراہم کریں اور اس راہ میں مال، وطن اور جان کی قربانی کو سعادت یقین کریں۔

الٰہی نوشتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے اس آخری دور میں یہ خوش بختی سرزمین ہند و پاکستان کے حصہ میں آنیوالی تھی اور اسی خطۂ ارض کے لئے مقدر تھا کہ وہ قرآنی نوروں کا مرکز بنکر دنیا کو منور کرے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے مامور کو سرزمینِ ہند میں مبعوث فرمایا۔ اور اس نے آج سے نصف صدی قبل اعلان فرمایا ؎

پھر دوبارہ ہے اتارا تُو نے آدم کو یہاں

تا وہ نخلِ راستی اس ملک میں لاوے ثمار

جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام عیسائی پادریوں اور آریہ پنڈتوں کے حملوں کے دفاع کے لئے سینہ سپر ہوئے اور آپؑ نے قرآن مجید کو زندہ کتاب اور حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ نبی ثابت کر دیا۔ تو یہ بات مذہبی دنیا میں ایک نئی حقیقت کا اضافہ تھی۔ پھر جب آپؑ نے یہ انکشاف فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے تمام دُنیا میں قرآنی نوروں کو پھیلائے گا اور اس پسماندہ ملک ہند کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے مرکز بنایا جائے گا۔ تو مذہب کے بزعم خود اجارہ دار علماء اور مشائخ بہت برہم ہوئے اور چاروں طرف سے "ناممکن" "ناممکن" کی آوازیں بلند ہوئیں۔ بلکہ استہزاء و استخفاف کے ساتھ مخالفت کا شدید طوفان اٹھا مگر خدا کا برگزیدہ ان تلاطم خیز موجوں کے درمیان مضبوط چٹان کی طرح کھڑا رہا۔

آپ نے ہندو ریاست پرستی کے نصف صدی قبل زمانہ میں اعلان فرمایا کہ:-

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدمزادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔" (کشتی نوح صـ۱۳)

یہ وہ بنیادی پتھر ہے جس پر تحریکِ احمدیت کی عمارت استوار ہوئی ہے اور یہی وہ نصب العین ہے۔ جس کو حاصل کرنا ہر احمدی کا اولین فرض ہے۔

عرصۂ دراز تک لوگ کہتے رہے۔ کہ احمدی تحریک کا مرکز عجم میں ہونا بجائے خود اس کے ناراست ہونے کی دلیل ہے چہ جائیکہ یہ ملک اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا مرکز بن سکے مگر آج اس حقیقت کے آثار اتنے نمایاں ہو چکے ہیں کہ رسالہ طلوعِ اسلام (کراچی) کو بھی لکھنا پڑا کہ:-

"ایک روایت میں ہے کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ مجھے ہندوستان کی طرف سے ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے۔ سند کے اعتبار سے اس روایت کا پایہ کچھ ہی ہو۔ لیکن واقعات اس کی شہادت دیتے ہیں کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے فکری سرچشمہ ہونے کی سعادت اس خطہ کے حصہ میں نظر آتی ہے جسے اب پاکستان اور ہندوستان کہتے ہیں۔ عالمِ اسلامی میں یہ آواز سب سے پہلے اسی خطہ سے اٹھی کہ مسلمانوں کی زندگی کا فکری اور اجتماعی مرکز قرآن ہی ہو سکتا ہے۔ یہی وہ آواز تھی جسے اقبال نے اپنی شعلہ نوائی سے اطراف و اکنافِ عالم تک پہنچانے کی کوشش کی اور پھر اس تصور کی بنیادوں پر مسلمانوں کیلئے ایک جداگانہ مملکت کے قیام کی تجویز پیش کی۔ اس تصور کے مطابق پاکستان کا وجود عمل میں آیا۔ اور اب اسی سرزمین سے یہ آواز بلند ہو رہی ہے کہ اس مملکتِ نَو کے آئین کی عمارت قرآن کی بنیادوں پر استوار ہونی چاہیئے"

(طلوعِ اسلام اپریل ۱۹۵۸ء صـ۱۵)

ہمیں اقبال کی "شعلہ نوائی" سے اختلاف نہیں آج پاکستان میں بلند ہونے والی آوازوں سے بھی کوئی مخاصمت نہیں مگر کیا یہ صریح بے انصافی نہیں کہ پاکستان و ہندوستان کے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے مرکز بننے اور قرآن مجید کے اس نشأۃ ثانیہ کے لئے محور بننے کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ کے ابتدائی اور جلیل الشان الہامی اعلان کو نظر انداز کر دیا جائے۔ ہمیں یقین ہے کہ سوچنے والوں کے لئے یہی امر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی عظمت اور ان کی بزرگی جاننے کے لئے کافی ہے۔ ؏

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

اب جبکہ یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہو رہا ہے کہ یہی ملک اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا مرکز ہے اور یہ نشأۃ ثانیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ کے بیان کے مطابق قرآن پاک کی تعلیمات کے ذریعہ سے ہی معرضِ ظہور میں آئے گی۔ تو قابل غور امر یہ ہے کہ اشاعت قرآن کریم کے سلسلہ میں ہم کہاں تک اپنا فرض ادا کر رہے ہیں۔ قرآن مجید کے محض ترجمے شائع کرنے سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ پیدا نہیں ہو سکتی اس کے لئے سب سے پہلا کام یہ ہے کہ مسلمان خود قرآن مجید سے قلبی لگاؤ پیدا کریں، اسے اپنائیں۔ اس کی تعلیم سے روشناس ہوں اس کی تعلیم پر عمل پیرا ہوں اور قرآنی ہدایات ان کی رگ و پے میں سرایت کر جائیں۔ (باقی صـ۸ پر)

ڈائرکیٹ ایکشن کا مطلب سول نافرمانی ہے جو لازمی طور پر تشدد کی شکل اختیار کر لیا کرتی ہے

جو اخبارات احمدیوں کے خلاف انتہائی غیر مہذب مضامین شائع کر رہے تھے حکومت کی طرف سے ان کے ساتھ انتہائی درگذر کا سلوک کیا گیا

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

(گذشتہ سے پیوستہ)

مزدور

پریس کے سلسلے میں دو اخباروں کا ذکر مناسب ہوگا جو اس طبقے سے تعلق نہیں رکھتے جنہیں حکومت سے امداد ملی تھی۔ لیکن اس حقیقت کے باوجود انتہائی غیر مہذب مطبوعات شائع کر رہے تھے۔ لیکن ان کے ساتھ انتہائی عفو و درگذر کا سلوک کیا گیا۔ ان میں سے ایک "مزدور" ہے۔ جو مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کے ایک صاحبزادے ابوذر بخاری نکالتے تھے۔ جس وقت انہوں نے ڈیکلریشن کے لئے درخواست دی تھی۔ اس وقت بھی یہ رپورٹ دی گئی تھی۔ کہ اخبار کی سرگرمیاں احمدیوں کے خلاف ہوں گی۔ اس کے باوجود ایک ہزار کی ضمانت کے بعد ڈیکلریشن دیدیا گیا۔ احمدیوں کے خلاف اکھاڑے میں ایک اور پہلوان کی آمد کا کون خیر مقدم نہیں کرے گا۔ اور اگر ضمانت کی ضبطی کی نوبت آئی تو تصنع اور ناقابل فہم دلائل سے بھرا ہوا ایک امدادی نوٹ بر وقت لکھا جا سکتا تھا۔ کیونکہ ۱۳ جون ۱۹۵۲ء کو جب اخبار نے مرزا غلام احمد کے متعلق ذیل کے الفاظ لکھے۔

"حضرت خلیفہ المسیح الزانی۔ یدھا بھالہ تالہ"

میر نور احمد نے صرف تنبیہ کی سفارش کی۔ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے جس کارروائی کا مسودہ دیا تھا وہ ناکافی تھی۔ اور اس سے عدم تناسب کا اظہار ہوتا تھا لیکن انہوں نے یہ دلیل پیش کی کہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل نے بھی اس کارروائی کی تجویز پیش کی تھی۔

آزاد

دوسرا اخبار "آزاد" ہے۔ اور اس کے متعلق اس حصے میں اور دوسرے مقامات پر کافی کہا جا چکا ہے۔ زیر نظر مدت میں اس نے اتنی قابل اعتراض اور گندی باتیں شائع کی ہیں۔ کہ ان کے نمونے پیش کرنا مشکل ہے۔ یہ پہلے ہی دیکھا جا چکا ہے۔ کہ مرکزی حکومت تین یا چار بار اس کے بعض قابل اعتراض مضامین صوبے کے علم میں لا چکی تھی۔ ہر بار یہی جواب دیا گیا۔ کہ تنبیہ دی جا چکی ہے۔ اور آخر کار وزارت داخلہ یہ کہنے پر مجبور ہو گئی کہ تنبیہوں کا کوئی اثر نہیں ہوا ہے اس لئے اخبار پر مقدمہ چلایا جائے یہ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۲ء کا واقعہ ہے۔ حکومت پنجاب نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن ہم دیکھ چکے ہیں۔ کہ مہینے کے آخر میں اس نے اس انتہائی گندے مضمون کو نظر انداز کر دیا۔ جو ۲۴ دسمبر ۱۹۵۲ء کو شائع ہوا تھا۔ جنوری ۱۹۵۳ء میں میر نور احمد بھی یہ سفارش کرنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ اسے چھ مہینے کے لئے بند کر دیا جائے۔ لیکن وزیر اعلیٰ نے ان کی رائے سے اختلاف کیا۔ اور اس اخبار کو اس وقت ایک سال کے لئے بند کیا گیا جب ۲۶ فروری کو مرکزی کابینہ نے اس کا فیصلہ کر لیا۔

راست اقدام

اس حصے کو ختم کرنے سے پہلے ہم اس بات کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ۲۱ جنوری ۱۹۵۳ء کو یا اس کے لگ بھگ کراچی میں علماء نے وزیر اعظم کو راست اقدام کا چیلنج دیا۔ اور اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ وہ ان کا کیا کرنے کا ارادہ ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ ناظم الدین کو یقین تھا۔ کہ اس کا نتیجہ نقص امن کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ ان کا کہنا ہے کہ ماضی کے خصوصاً تقسیم سے پہلے کے تجربوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ سول نافرمانی کی تمام تحریکیں اس اعلان سے شروع ہوتی ہیں۔ کہ وہ پر امن اور غیر متشدد ہوں گی لیکن ان میں سے ہر ایک تشدد پر ختم ہوئی ہے۔ ۱۶ فروری کو جب وہ لاہور آئے۔ اور وزیر اعلیٰ اور گورنر نے ان سے کہا کہ وہ مطالبات کے سلسلے میں کچھ کریں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ علماء سے براہ راست ٹکر لینے کے لئے تیار نہیں ہیں جو مطالبات پر متفق ہیں۔ لیکن الٹی میٹم کے مناسب ہونے پر متفق نہیں ہیں۔ مسٹر چندریگر کے بیان کے مطابق وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ وہ علماء سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔ اور چونکہ وزیر اعلیٰ کو خاص طور پر کوئی تشویش نہیں معلوم ہوتی تھی۔ اس لئے یہ فرض کر لینا چاہیئے۔ کہ انہیں گفت و شنید کی کامیابی کی امید تھی۔ کیونکہ ان کا خیال تھا۔ کہ بعض علماء راست اقدام کے خلاف تھے۔

لیکن پنجاب کے نظم و نسق کے ذہن میں کوئی واضح نظریہ نہیں تھا۔ فائل نمبر ۱۰۲ (۲) ۱۶ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ایک خط سے جو یکم فروری ۱۹۵۳ء کو پکڑا گیا تھا۔ سی آئی ڈی نے یہ اندازہ لگایا تھا۔ کہ راست اقدام کے سلسلے میں پہلی کارروائی یہ ہوگی کہ احمدیوں کا سماجی بائیکاٹ کیا جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی ان کی "پکٹنگ" کی جائے۔ ۳ فروری کو مسٹر انور علی نے لکھا کہ احرار کی تحریک پر قائم کئے جانے والی آل پارٹیز مسلم کنونشن مجبوراً ایک ایسی جگہ پہنچ گیا ہے۔ کہ وہ یا تو راست اقدام شروع کر دے۔ یا اپنے حامیوں کی پیروی سے محروم ہو جائے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا کہ راست اقدام کی اگرچہ ابھی تک تعریف نہیں کی گئی ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شروع میں احمدیوں کے معاشرتی اور اقتصادی مقاطعے کی تحریک شروع کی جائے گی۔ انہوں نے لکھا کہ احرار کو احساس تھا کہ تحریک کو وسعت تک چلانے کے لئے اس کا غیر متشدد ہونا ضروری ہے لیکن انہیں کامیابی کا یقین نہیں تھا۔ انہوں نے لکھا۔ کہ زیادہ اہم مسائل سامنے آ گئے ہیں۔ اس لئے احرار کی تحریک سے عوام کو دلچسپی باقی نہیں رہی سو وہ رضا کار بھرتی کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور ان پر نظر رکھنی چاہیئے تحقیقات کمیشن کے متعلق ڈپٹی انسپکٹر جنرل کی زبانی علم پڑ گئی۔ ایس پی (ڈی) نے رپورٹ دی کہ کنونشن کے دفتر کو بھی اس کے سوا واضح طور پر کچھ نہیں معلوم کہ وہ راست اقدام کی مہم شروع کریں گے۔ لیکن اس بات کا یقین تھا کہ تحریک کراچی سے شروع ہوگی۔ تمام ذرائع نے اس بات پر زور دیا تھا۔ کہ پہلے دور میں احمدیوں کا سماجی بائیکاٹ کیا جائے گا۔ اور ان کی دکانوں کی "پر امن" پکٹنگ کی جائے گی۔

۱۶ فروری کو اس ہڑتال کے نتیجے کے طور پر جو وزیر اعظم کے اعزاز میں لاہور میں منائی گئی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل نے اپنی رائے بدل دی تھی۔ انہوں نے کہا۔ کہ واقعات تیزی کے ساتھ رونما ہو رہے ہیں۔ اور آج لاہور میں دو واقعات پیش آئے جن کا نتیجہ تشدد کی شکل میں ظاہر ہوا۔ امن پسند شہریوں کے دل میں یہ شک پیدا ہونے لگا ہے۔ کہ حکومت صورت حال سے نپٹنے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ یہ رائے واضح طور پر اس رائے سے مختلف ہے۔ جو ۳ فروری کو ظاہر کی گئی تھی۔ اور جس میں کہا گیا تھا کہ تحریک سے عوام کو کوئی دلچسپی نہیں رہی۔

نظر بندی کی سفارش

لیکن ہمیں اس وجہ سے یقین نہیں ہے کیونکہ فائل نمبر ۱۰۲ (۲) ۱۶ طلب سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ خطرے کی جھنڈی ۱۶ فروری سے پہلے بھی دکھائی جا چکی تھی۔ ۱۳ فروری کو ایس پی (ڈی) نے ایک مخبر کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ ہڑتال کا فیصلہ کر لیا گیا ہے اور سفارش کی گئی تھی۔ کہ ماسٹر تاج الدین، صاحبزادہ فیض الحسن، سید مظفر علی شمسی اور قاضی احسان احمد کو نظر بند کر دیا جائے۔ انہوں نے ایک پوسٹر کا ذکر کیا جو شیخ حسام الدین نے مجلس عمل کے سیکرٹری کی حیثیت سے شائع کیا تھا۔ اور جس میں ۱۵ فروری کے دہلی دروازے کے جلسے کا اعلان کرتے ہوئے تمام مسلمانوں سے اپیل کی۔ کہ وہ "کفن بردوش" ہو کر جلسے میں آئیں۔ ۱۴ فروری کو انہوں نے پھر لکھا۔ کہ زور شور سے پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اور لوگوں سے کہا جا رہا ہے۔ کہ وہ اپنی جانیں دینے کے لئے تیار ہو کر آئیں ۱۶ فروری کو انہوں نے رپورٹ دی کہ گذشتہ روز کے جلسے میں یہ طے کیا گیا تھا۔ کہ احمدیوں کے کاروباری اداروں کی پکٹنگ کر کے راست اقدام شروع کیا جائے۔ اور یہ کہ اس مقصد کے لئے دو ہزار رضا کار کراچی بھیجے جائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ مولانا اختر علی خان نے کہا تھا۔ کہ حکومت نے یقین دلا دیا ہے کہ وہ رضا کاروں کی نقل و حرکت پر نا روا پابندی نہیں لگائے گی۔

فوری خطرہ نہیں!

ڈپٹی انسپکٹر جنرل نے نوٹ لکھا۔ کہ "کوئی فوری خطرہ نہیں ہے"۔ یہ ایک عجیب و غریب بات ہے۔ کہ یہ نوٹ ایک دوسری فائل میں اسی دور کے نوٹ سے بالکل متضاد ہے جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ امن پسند عوام کے دماغ میں شک پیدا ہو گیا ہے کہ حکومت صورت حال سے نپٹنے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ ممکن ہے۔ کہ کوئی فوری خطرہ نہ رہا ہو۔ کیونکہ تحریک ایک ایسی جگہ شروع ہونے والی تھی جو نسبتاً لاہور سے دور تھی۔ اور لاہور کا تعلق اگر صرف رضا کاروں کی روانگی سے تھا۔ تو مولانا اختر علی خان کا حکومت پنجاب سے سمجھوتہ ہو چکا تھا۔ اس لئے مقامی طور پر آسودہ خاطری کا ثبوت دیا جا سکتا تھا لیکن تشدد کے دور ... "جان دینے کے لئے تیار ہو کر" آنے کے متعلق شدید پروپیگنڈے اور تجہیز و تکفین مکمل کرنے کے لئے لوگوں کو کفن بردوش ہو کر آنے کی دعوت دینے کے متعلق کیا کہا جائے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ "فوری خطرے" کے الفاظ ایس پی (ڈی) کی اسی سفارش کے سلسلے میں استعمال کئے گئے ہوں۔ کہ بعض آتش بیانوں کو گرفتار کر لیا جائے۔

مسٹر انور علی نے عدالت میں کہا۔ کہ جب انہیں راست اقدام کے چیلنج کی اطلاع ملی۔ تو انہوں نے تجویز پیش کی۔ کہ حکومت کو چاہیئے۔ کہ وہ فوراً مرکز سے سلسلہ جنبانی کر کے اس کا رویہ معلوم کرے۔ کیونکہ اسی پر اس بات کا انحصار تھا۔ کہ تحریک کس طرح آگے بڑھے گی۔ ہماری اطلاع یہ تھی کہ وہ اپنے حق میں فیصلہ کرانے کے لئے حکومت پر محض دباؤ ڈال رہے تھے۔ جہاں تک احرار کے منصوبہ عمل کا تعلق ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ میں نے ان سے زیادہ الجھے دماغ والے لوگ نہیں دیکھے۔ انہوں نے ۳ر فروری ۱۹۵۳ء کو کہا۔ کہ وہ انتہائی غیر متشدد اور مسلسل کوشش کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت کے پیش نظر کہ انہوں نے پہلے بھی وعدے کئے تھے۔ لیکن ان کو پورا نہیں کیا تھا۔ میں نے ان پر یقین نہیں کیا۔ لیکن مسٹر انور علی کے ۳ر فروری کے نوٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے ماسٹر تاج الدین صاحب پر یقین کر لیا تھا۔ اور اسی دعا رہنما نے غالباً انہیں یہ رپورٹ دینے پر مائل کر دیا تھا۔ کہ عوام کو تحریک سے دلچسپی باقی نہیں رہی۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ انہوں نے کم از کم اس موقع پر ذہنی طور پر الجھے ہونے کا ثبوت نہ دیا۔ انہیں بالکل فطری طور پر توقع تھی۔ کہ چیلنج کے بعد امن وامان برقرار رکھنے کے لئے حکومت ضرور کوئی کارروائی کرے گی۔ اور ان کو فکر تھی۔ کہ جیل میں بند ہونے سے پہلے وہ کچھ کر لیں۔ اس مزید اعتماد کو بھی ملاحظہ فرمایئے۔ جو سی۔آئی۔ڈی کے افسر اعلیٰ پر احرار رہنما کو تھا۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ میں اپنے تحریری بیان میں کہہ چکا ہوں۔ کہ آل مسلم پارٹیز کنونشن مجبوراً ایک ایسی جگہ پہنچا دی گئی تھی۔ جہاں یا تو وہ راست اقدام کرتی۔ یا اپنی پیروی کرنے والوں سے محروم ہو جاتی۔ مجھے یہ اطلاع خود ماسٹر تاج الدین سے ملی تھی۔ جو اس وقت عدالت میں موجود تھے۔“ اس کا ذکر ان کی ۳ر فروری کی رپورٹ میں بھی ہے۔ جو نتیجتاً صرف ماسٹر تاج الدین کی اطلاع پر مبنی معلوم ہوتا ہے۔ ماسٹر تاج الدین اگر خود اپنی تنظیم میں جاسوسی نہیں کر رہے تھے۔ تو ہم ان کی اطلاع کو یہ ظاہر کئے بغیر کہ یہ ان کے ذریعہ موصول ہوئی ہے۔ ”رپورٹ کرنے کے قابل“ سمجھنے کو دانشمندی کے منافی سمجھتے ہیں۔ ممکن ہے۔ کبھی کبھی ماسٹر تاج الدین نے یہ تاثر پیدا کر کے کہ وہ رازوں کا انکشاف کر رہے ہیں۔ اپنے آپ کو نام کے لئے کچھ نقصان پہنچایا ہو۔ تاکہ وہ اپنے اخبار کا راستہ ہموار کر سکیں۔

اعتراف اور اقبال

مسٹر انور علی نے آخر میں کہا۔ میں صاف الفاظ میں اقبال کرتا ہوں۔ کہ میرے ذہن میں یہ بات صاف نہیں تھی کہ ”راست اقدام“ کا کیا مطلب ہوگا۔ لیکن یہ درست ہے۔ کہ تقسیم سے پہلے اس کا مطلب سول نافرمانی اور قانون شکنی ہوتا تھا۔ یہ بھی درست ہے کہ احرار کا مقصد یہ تھا۔ کہ دو ہزار رضاکار بھرتی کئے جائیں۔ لیکن میری رائے ہے کہ وہ صرف حکومت کو دھمکا کر کام نکالنا چاہتے تھے۔ اور میں نے ان کو گرفتار کرنے کی تیاری نہیں کی۔ یہاں بھی وہ صرف ماسٹر تاج الدین کے قول پر تکیہ کرتے ہیں۔ جنہوں نے ان سے کہا تھا۔ کہ وہ اپنے حق میں فیصلہ کرانے کے لئے حکومت پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔“ حکومت سے بظاہر مرکزی حکومت مراد ہے۔ کیونکہ اسی حکومت کو مطالبات منظور یا مسترد کرنے تھے۔ میرے خیال میں ہم نے اس سلسلے میں جو کچھ فائلوں سے نقل کیا ہے۔ اسے مسٹر انور علی کے بیان سے ملا کر پڑھا جائے۔ تو یہ رائے قائم کرنے کا کافی سبب پیدا ہو جاتا ہے کہ ماسٹر تاج الدین (مسٹر انور علی کو) گمراہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ حقیقت اگر یہ نہ ہوتی۔ تو اپنے تجربے سے یہ جانتے ہوئے بھی کہ راست اقدام کا مطلب سول نافرمانی ہے۔ جو لازمی طور پر تشدد کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ وہ ۱۶ر فروری کو یہ رائے ظاہر نہ کرتے کہ ”کوئی فوری خطرہ نہیں ہے۔“ لیکن ان کا اسی روز کا یہ قول بالکل درست ہے۔ کہ قانون پسند شہریوں میں یہ شک پیدا ہونے لگا ہو۔ کہ حکومت صورت حال سے نپٹنے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ اسی لئے ایک طرف تو انہوں نے یہ رائے دی۔ کہ چیلنج کے متعلق مرکز کا رویہ معلوم کیا جائے۔ دوسری جانب انہیں ایس۔پی (جی) کی یہ سفارش بھی منظور کرنی تھی۔ کہ امن و قانون کی جنگ میں نظر بندی دلیری کا بہتر حصہ ہے۔

آخری دور

اس دور کا آغاز وزارت داخلہ کے سکرٹری مسٹر جی احمد کے نام چیف سکرٹری کے ۱۲ر فروری ۱۹۵۳ء کے خط سے ہوتا ہے۔ باہمی ترتیب میں احرار کے گناہوں کا ذکر کرنے کے بعد اس میں یہ اطلاع دی گئی ہے۔ کہ راست اقدام مفروضہ طور پر ۲۳ر اکتوبر کو کراچی میں احمدیوں کی دو کانوں پر پکٹنگ کی شکل میں شروع ہوگا۔ اور پنجاب اور دوسرے صوبوں سے رضاکار بھیجے جائیں گے۔ ۱۶ر فروری کو وزیر اعظم کا ہڑتال اور کالے جھنڈوں سے خیر مقدم کیا گیا۔ اور اسی روز ایک جلسہ عام میں مقررین نے اگرچہ احتیاط سے کام لے کر اس بات پر زور دیا۔ کہ تشدد سے کام نہ لیا جائے۔ لیکن انہوں نے عوام کے جذبات کو مشتعل اور برانگیختہ کرنے کی کوشش کی۔ پولیس کو یاد دلایا جا رہا تھا۔ کہ وہ سول نافرمانی کی تحریک میں کار رہائی کرتے وقت یوم قیامت کو یاد رکھیں۔ دکانداروں کو اپنی مرضی کے خلاف دکانیں بند کرنے پر مجبور کیا گیا۔ اور جنہوں نے ایسا نہیں کیا۔ ان کے چہرے کالے کر دیئے گئے۔ قانون پسند شہری اس ڈر سے مظاہروں پر ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کر سکتے تھے۔ کہ انہیں احمدی کہہ دیا جائیگا۔ لاہور کے ایک ڈپو ہولڈر نے ایک احمدی عورت کو اس وقت تک گندم نہیں دی۔ جب تک اس نے یہ وعدہ نہیں کر لیا۔ کہ وہ اپنے آدمیوں کے خلاف تحریک میں حصہ لے گی۔

لیکن خط کے آخر میں لکھا گیا۔ کہ تحریک اسی صوبے تک محدود نہیں ہے۔ اور مطالبات صوبائی دائرہ اختیار میں نہیں ہیں۔ حکومت صورتِ حال سے مؤثر طور پر نپٹنے میں دشواری محسوس کرتی ہے۔ اور اس کا خیال ہے۔ کہ وہ یہ بتلا دے۔ کہ ان مطالبات کے سلسلہ میں وہ کونسی سمت پالیسی اختیار کرے گی۔ تو اس کو (صوبائی حکومت کو) تقویت پہنچے گی۔۔۔۔ پالیسی کچھ بھی ہو۔ صوبائی حکومت محسوس کرتی ہے۔ کہ وہ صوبے میں اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے کافی مضبوط ہے۔

خط میں جن لاقانونی مثالوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہم نے ان سب کو نہیں دہرایا۔ لیکن ہم جو کچھ دہرا چکے ہیں۔ ان کے پیش نظر فروری کی صورت حال کی سنگینی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اس مرحلے پر بھی حکومت پنجاب امن وامان کی صورت حال کو اس وقت تک مؤثر طور پر قابو میں کرنے کے لئے تیار نہیں تھی۔ جب تک مرکز مطالبات کے متعلق اپنی پالیسی کا اعلان نہ کر دے۔ لیکن کیا یہ بات کافی واضح نہیں ہو گئی تھی۔ کہ مرکز کی پالیسی یہ نہیں تھی۔ کہ مطالبات کے حق میں یا اس کے خلاف کوئی اعلان نہ کیا جائے اور اس بات پر اصرار کیا جائے۔ کہ جارحانہ فرقہ پرستی سختی سے کچل دی جائے۔ اسے سختی سے کچلنے کا کیا ذکر لیا اس کے کچلنے کی بھی مثال ملتی ہے۔ آزاد اور زمیندار کی آواز گندی باتیں کرتے کرتے بھرا گئی تھی۔ لیکن میر نور احمد انتظار کرتے رہے۔ کہ تحریک قانون شکنی کا رنگ اختیار کر لے۔ (باقی)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا منور احمد عمر ۱۳ سال رنگ سانولہ زبان میں کچھ لکنت ہے عرصہ چار ماہ سے گم ہو گیا ہے۔ جس کسی دوست کو عزیز کا علم ہو یا آئندہ ہو سکے تو براہ کرم ذیل کے پتہ پر مجھے اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔

دفضل الٰہی ولد حسین بخش سابق سکنہ اٹھوال حال چک ۲۹۲ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور)

(۲) میرا لڑکا عبد الحمید عمر تقریباً گیارہ سال۔ قد تقریباً چار فٹ۔ رنگ گندمی آنکھیں سیاہ اور موٹی ناک لمبا اور چہرہ بیضوی جسم دبلا سر اور پاؤں سے ننگا۔ گلے میں کھدر کے چارخانے کی قمیض ہے ۵ بجے تین بجے بعد دوپہر سے گم ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے۔ تو براہ مہربانی ذیل کے پتہ پر پہنچا دیں۔ حسب توفیق خدمت کروں گا۔

پتہ: عبد الحق مکان نمبر B/۴۷۳ محلہ نیاریاں متصل تکیہ نیاریاں اندرون بھاٹی گیٹ لاہور)

پتہ مطلوب ہے

چوہدری روشن الدین صاحب موضع ڈھاگرہ چک ڈاکخانہ رحیم یار خان ریاست بہاولپور کا موجودہ پتہ مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو آگاہ فرمائیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔ اس لئے آپ اپنے علاقہ کے غیر مسلمان اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتہ جات روانہ فرمایئے۔ پتے خوشخط ہوں ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تھل کے علاقہ میں آبپاشی کیلئے نہر کی تعمیر

لاہور ۷ جولائی: حال ہی میں محکمہ جنگلات پنجاب نے تھل کے علاقہ میں آب پاشی کے لئے ایک نہر خود کھدوائی ہے یہ نہر دس میل لمبی ہے۔ یہ چھ میل درختوں کے پٹوں اور بہت بڑے قابل کاشت رقبے اور ایسے رقبے کو سیراب کرے گی جس میں درخت لگائے گئے ہیں۔

ناظم اعلیٰ جنگلات میاں مشتاق احمد نے گزشتہ ہفتے اپنے تھل کے دورے کے دوران میں اس نہر کا معائنہ کیا۔ واپسی پر انہوں نے کہا۔ کہ جنگلاتی نہر جو قسمت جو ہر آباد میں نکالی گئی ہے اس کے سلسلے میں کام اور کام کی رفتار نہایت قابل تحسین رہی ہے کیونکہ یہاں محکمے نے وہ کام کر کے دکھایا ہے جس کے سلسلے میں پہلے کئی کوششیں ریگ رواں کے باعث ناکام ہو گئیں۔

زیارت کے طوفان زدگان کی امداد

کراچی ۷ جولائی: پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کے قومی ہیڈ کوارٹر نے بلوچستان کو دو ایاں چاول اور خشک دودھ کے ڈبے بھیجے ہیں تاکہ زیارت کے طوفان زدگان کی امداد کی جا سکے۔ یاد رہے کہ حال ہی میں زیارت کے علاقہ میں شدید طوفان آیا تھا جس کی وجہ سے اسی کے قریب آدمی ہلاک ہو گئے تھے۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا مرکز

(بقیہ صفحہ ۵)

یہاں تک کہ مسلم معاشرہ غیر مسلموں کے لئے قرآن مجید کی مجسم دعوت ہو جائے اور دنیا ایک دفعہ پھر رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ کا نظارہ دیکھ لے۔ یہ عظیم الشان روحانی انقلاب صرف ماموروں کے ذریعہ سے پیدا ہوا کرتا ہے اور اس کے بعد آسمانی کتاب کی اشاعت اکناف عالم میں ہو جاتی ہے۔

اے مسلم بھائیو! قرآن مجید کو اس کا مقام دو تا آسمان کا خدا تمہیں عزت و زندگی عطا کرے تم قرآن مجید کے انوار سے اپنے قلوب کو منور کرو۔ اور خدائی انوار سے بہرہ ور بنو۔ یہی زندگی حقیقی زندگی ہے۔ اور اسی کا حاصل کرنا ہمارا مطلب ہے۔

(منقول از ماہنامہ الفرقان ماہ مئی ۵۴ء)

پان ضروری اشیاء میں شامل ہو گئے

کراچی ۷ جولائی: کراچی کے چیف کمشنر نے پان کو ضروری اشیاء میں شامل کر دیا ہے اور ان کی تھوک اور خوردہ قیمتیں مقرر کر دی ہیں۔

حاجیوں کا جہاز علوی جدہ پہنچ گیا

جدہ ۷ جولائی: حاجیوں کا جہاز علوی ہفتہ کے دن ۷۹۴ حاجیوں کو لے کر بخیریت جدہ پہنچ گیا۔ یہ گزشتہ ماہ کی بیس تاریخ کو جدہ روانہ ہوا تھا۔

لاہور کا موسم

لاہور ۷ جولائی: آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۰٫۳ اور کم سے کم ۶۷٫۸ رہا۔ محکمہ موسمیات کی اطلاع کے مطابق کل صبح گرج چمک کے ساتھ بوندا باندی کا امکان ہے۔ کل مطلع عام طور پر ابر آلود رہے گا۔

بلوچستان میں بارش اور ژالہ باری سے شدید نقصانات

کراچی ۷ جولائی: زیارت (بلوچستان) کے مشرق میں ۱۰ میل کے فاصلہ پر بارش اور ژالہ باری سے شدید نقصانات پہنچے ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ تقریباً ۲۰ اشخاص ہلاک ہو گئے اور ۵۰ خاندان طرح طرح کی تکالیف میں مبتلا ہیں۔

کوئٹہ سے موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ۵ مربع میل کے علاقہ میں سیلاب نے سخت تباہی پھیلائی۔ آلو کی فصل زیر آب ہو گئی اور مویشی سیلاب میں بہہ گئے ابھی مالی نقصانات کا کوئی اندازہ سرکاری یا غیر سرکاری طور پر نہیں کیا گیا ہے۔

مقامی حکام سیلاب زدہ اشخاص کو فوری مدد دینے کی موثر تدابیر عمل در کر رہے ہیں مزید بارش سے اور نقصانات ہونے کا خطرہ ہے۔

ضروری اعلان

تمام ایجنٹ حضرات کو ماہ جون کے بل ارسال کئے جا چکے ہیں۔ انکی ادائیگی ۱۰ جولائی تک ضرور ہو جانی چاہیئے۔ بصورت دیگران کے نام اخبار کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔

(مینیجر الفضل لاہور)

ایرانی تیل کا تنازعہ طے ہونے کے امکانات پیدا ہو گئے

تہران ۷ جولائی: ایرانی حکومت کے نمائندوں اور آٹھ عالمی تیل کمپنیوں کے درمیان تیل کے سلسلہ میں جو بات چیت ہو رہی ہے۔ اس کی کامیابی کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ ایران کے وزیر خزانہ ڈاکٹر علی امینی نے کہا ہے کہ پیر کے دن تمام اہم نکات طے ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا۔ کہ اگر ایرانی تیل کی خرید کے سلسلہ کے ایک ماہ کے اندر معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ تو آئندہ ستمبر تک ابادان کے تیل کے صاف کرنے کے کارخانوں میں کام شروع ہو جائے گا۔

وزیر موصوف نے یہ بھی بتایا۔ کہ ۱۹۵۷ء تک ایران کو ۸ کروڑ پونڈ سالانہ آمدنی کی توقع ہے۔ دریں اثنا گزشتہ شب حکومت ایران اور حکومت برطانیہ کے نمائندوں کے مابین اینگلو ایرانی تیل کمپنی کو معاوضہ دینے کے سلسلے میں بات چیت ہوئی۔ ایک برطانوی اخبار نے کہا ہے کہ یہ گفتگو جو آج ہوئی۔ دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ ڈاکٹر امینی نے کہا کہ تیل کے سمجھوتہ کے تحت ایران کو پہلے سال میں ڈیڑھ کروڑ ٹن تیل برآمد کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ اینگلو ایرانی تیل کمپنی کے تولیئے جانے سے قبل ایران تین کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن تیل سالانہ برآمد کرتا تھا۔

ڈاکٹر امینی نے مزید کہا کہ "ہم بیس سال کا سمجھوتہ چاہتے ہیں۔ اگرچہ اس سے زیادہ عرصہ کے لئے زور دیا جا رہا ہے۔ جاپان اور اٹلی وغیرہ سے اس سے قبل جو معاہدے ہو چکے ہیں۔ ہم ان کا احترام کریں گے۔ ایرانی تیل موجودہ بین الاقوامی قیمتوں پر فروخت کیا جائے گا۔ ہم اس بات کے لئے زور دے رہے ہیں۔ کہ موجودہ قیمتوں میں کوئی تخفیف نہ ہو"

ہندوستان اور عراق کے درمیان ایک کلچرل معاہدہ

بغداد ۷ جولائی: حکومت ہائے عراق اور ہندوستان نے دونوں ملکوں کے درمیان اساتذہ طلباء اور ثقافتی وفود کے تبادلہ کے متعلق ایک معاہدہ پر آج دستخط کر دیئے۔ معاہدہ مذکور کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس سے دونوں ملکوں کے تمدنی رشتے اور بھی زیادہ مضبوط ہو جائیں گے۔ جو دونوں ملکوں کے درمیان کئی صدیوں سے قائم ہیں۔

ہند پاک سرحد پر چار سو میل لمبی سبزہ زار

نئی دہلی ۷ جولائی: معلوم ہوا ہے کہ اگلے کچھ سالوں میں ہندوستان پاکستان کی سرحد پر چار سو میل لمبی اور ۵ میل چوڑی ایک سبزہ زار تیار کر دی جائے گی۔ جیسلمیر اور بہاولپور سرحد پر پہلے سے ہی چالیس میل لمبے اور ۵ میل چوڑے ٹکڑے پر سبزہ زار لگایا جا رہا ہے۔ سبزہ زار کا مقصد سندھ کی ریت کو ہندوستان بڑھنے سے روکنا ہے۔

مقبوضہ کشمیر نے اپنے براڈکاسٹنگ اسٹیشن ہندوستان کے حوالے کر دیئے

جموں ۷ جولائی: حکومت کشمیر نے یکم جولائی کو باضابطہ طور پر سری نگر اور جموں کے براڈکاسٹنگ اسٹیشنوں کا انتظام حکومت ہند کے حوالے کر دیا۔ یہ تبدیلی محکمہ نشریات و اطلاعات کے پورے عملہ کی موجودگی میں عمل میں لائی گئی۔ جب کہ حکومت ہند کے وزیر اطلاعات و نشریات ڈاکٹر بی وی کیسکر نے ریاستی وزیر اطلاعات و نشریات مسٹر جی۔ ایم صادق سے ان دونوں اسٹیشنوں کا انتظام اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔

بھارتی وفد نیویارک سے واپس آنا چاہتا ہے

نیویارک ۷ جولائی: اگرچہ ہندوستانی وفد نے نہری پانی کی تقسیم کے متعلق مذاکرات سے علیحدگی اور ہندوستان کو واپس جانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ لیکن عالمی بینک یہ تسلیم نہیں کرتا کہ مذاکرات منقطع ہو گئے ہیں۔ عالمی بینک کے ذرائع کا بیان ہے کہ مذاکرات کے انقطاع کے بارے میں ہندوستانی رہنماؤں کے بیان کا مقصد پاکستان پر کسی فیصلہ کے لئے زور ڈالنا ہے۔ پاکستان کی رائے ہے کہ جب تک فنی نقطہ نگاہ سے اس مسئلہ پر غور نہ کر لیا جائے اس وقت تک کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ ابھی فنی نقطہ نگاہ سے غور شروع نہیں کیا گیا۔

لاہور ۷ جولائی: ساٹھ امریکی طالب علموں کی ایک جماعت جو ایشیا کے جنوبی ملکوں کا دورہ کر کے وہاں کے حالات کا مطالعہ کر رہی ہے آج لاہور پہنچی یہ طلباء پنجاب میں آٹھ دن قیام کریں گے۔ اور اس کے بعد ہندوستان روانہ ہو جائیں گے۔

دربھنگہ ۷ جولائی: تازہ موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ کوسی کی طغیانی سے ضلع دربھنگہ کے دو سو دیہات زیر آب ہو گئے ہیں۔ اور ایک لاکھ اسی ہزار اشخاص سیلاب کی وجہ سے مصائب میں مبتلا ہیں۔

اکثر مقامات میں سڑکیں زیر آب اور ناقابل گزر ہو گئی ہیں۔ گزشتہ ہفتہ کی موسلا دھار بارش کے نتیجہ میں گندک بالن۔ باگ متی اور گوتڑک میں بھی سیلاب آگیا ہے۔ بیشتر مقامات میں مونگ اور مکئی کی فصل کو نقصان پہنچا ہے یا وہ تباہ ہو گئی ہے۔ سیلاب زدہ لوگوں کو مفت خوراک بہم پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔